106630 ـ عقيقہ اور قربانى كے ليے ايك ہى جانور ذبح كرنا

سوال

كيا ايك ہى جانور عقيقہ اور قربانى كى نيت سے ذبح كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر عقيقہ اور قربانى جمع ہو جائيں، اور انسان عيد الاضحى كے دن ايام تشريق ميں اپنے بيٹے كا عقيقہ كرنا چاہے تو كيا قربانى عقيقہ كے ليے بھى كفائت كر جائيگى ؟

اس ميں علماء كرام كے دو قول پائے جاتے ہيں:

پہلا قول:

قربانى عقيقہ سے كفائت نہيں كرتى، مالكيہ اور شافعيہ كا مسلك يہى ہے، اور امام احمد سے ايك روايت ہے.

ان كى دليل يہ ہے كہ: يہ دونوں ـ يعنى قربانى اور عقيقہ ـ عليحدہ عليحدہ لذاتہ مقصود ہيں، اس ليے ايك دوسرى سے كفائت نہيں كريگى، اور اس ليے بھى كہ ہر ايك كا اپنا عليحدہ سبب ہے چنانچہ ايك دوسرے كے قائم مقام نہيں بن سكتى، جس طرح كہ حج تمتع كى قربانى اور فديہ كا جانور ہے.

الہيتمى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اصحاب كى كلام كا ظاہر يہ ہے كہ اگر كوئى ايك بكرا ذبح كرتے وقت قربانى اور عقيقہ كى نيت كرے تو ان ميں سے ايك بھى حاصل نہيں ہوگا، اور يہ ظاہر ہے؛ كيونكہ ہر ايك سنت مقصودہ ہے " انتہى

ديكھيں: تحفۃ المحتاج شرح المنہاج (9 / 371).

اور خطاب رحمہ اللہ كا قول ہے:

" اگر اس نے قربانى كا جانور قربانى اور عقيقہ دونوں كے ذبح كيا، يا اسے وليمہ ميں پكا كر كھلا ديا تو الذخيرہ ميں كہا گيا ہے: صاحب القبس كہتے ہيں: ہمارے شيخ ابو بكر الفہرى كا كہنا ہے: جب اس نے قربانى كا جانور قربانى اور عقيقہ دونوں كے ليے ذبح كيا تو يہ كفائت نہيں كريگا، اور اگر اسے وليمہ ميں پكا كر كھلا دے تو كفائت كر جائيگا،

کیونکہ پہلے دونوں میں تو خون بہانا مقصود ہے، اور ایك جانور کا دو مقصد کے لیے خون بہانا کفائت نہیں کریگا، اور ولیمہ کا مقصد کھانا کھلانا ہے، اور یہ خون بہانے کے منافی نہیں، تو اس لیے اسے جمع کرنا ممکن ہے " انتہی.

دیکھیں: مواھب الجلیل (3 / 259).

دوسرا قول:

قربانی عقیقہ سے بھی کفائت کر جائیگی، یہ امام احمد سے ایك روایت اور احنفا کا مسلك ہے، اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور قتادہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے.

اس قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ: ان دونوں کا مقصد جانور ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے، تو ایك دوسرے میں داخل ہو گیا، جس طرح مسجد میں داخل ہو کر فرضی نماز ادا کرنے والے کے لیے تحیۃ المسجد فرضی نماز میں داخل ہو جاتی ہے.

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے " المصنف " میں حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: جب وہ بچے کی جانب سے قربانی کریں تو یہ اس کے عقیقہ کے لیے کافی ہو جائیگی "

دیکھیں: مصنف ابن ابی شیبۃ (5 / 534).

اور ھشام اور ابن سیرین رحمہما اللہ کہتے ہیں: اس کی جانب سے قربانی کرنا اس کے عقیقہ کے لیے کفائت کر جائیگی.

اور قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے کفائت نہیں کریگی، بلکہ اس کا عقیقہ کیا جائیگا.

اور البھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عقیقہ اور قربانی کا وقت اکٹھا ہو گیا، وہ اس طرح کہ عید الاضحی یا قربانی کے ایام بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کے موافق ہوں تو عقیقہ کرنا قربانی سے کفائت کر جائیگا، یا پھر اس نے قربانی کی تو دوسرے سے کفائت کر جائیگی، جس طرح کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھا ہو جائے تو دونوں کے لیے وہ ایك ہی غسل کرے تو کفائت کر جائیگا، اور اسی طرح حج تمتع یا حج قران کرنے والے کا یوم نحر کے دن واجب ہدی اور قربانی سے کفائت کر جائیگی " انتہی.

دیکھیں: شرح منتھی الارادات (1 / 617).

اور " كشاف القناع " ميں بھوتى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اگر عقيقہ اور قربانى جمع ہو جائے اور آدمى دونوں كى نيت سے ذبح كرے يعنى عقيقہ اور قربانى كى نيت سے دو دونوں سے بالنص كفائت كر جائيگى، يعنى امام احمد نے يہى بيان كيا ہے " انتہى.

ديكھيں: كشاف القناع (3 / 30).

اور شيخ محمد بن ابراہيم رحمہ اللہ نے بھى يہى قول اختيار كرتے ہوئے كہا ہے:

" اگر قربانى اور عقيقہ دونوں جمع ہو جائيں تو اپنى جانب سے قربانى كا عزم ركھنے والے گھر والے كى جانب سے ايك ہى كفائت كر جائيگى، تو وہ يہ قربانى ذبح كرے اور عقيقہ اس ميں داخل ہو جائيگا.

اور بعض كى كلام سے يہ اخذ كيا جا سكتا ہے كہ: دونوں كا ايك ہى شخص كى جانب سے ہونا ضرورى ہے، يعنى عقيقہ اور قربانى چھوٹے بچے كى جانب سے ہى ہو.

اور كچھ دوسروں كى كلام ميں يہ شرط نہيں، جب والد قربانى كرنا چاہے تو والد سے قربانى اور بچے كا عقيقہ ہو جائيگا.

حاصل يہ ہوا كہ: جب وہ قربانى قربانى كى نيت سے ذبح كرے اور اس سے عقيقہ كى نيت كر لے تو يہ كافى ہو جائيگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى الشيخ محمد بن ابراہيم (6 / 159).

واللہ اعلم .